مُستحاضہ کا قرآن کو چُھونا کیسا؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا اسلامی بہن حالتِ استحاضہ میں وضو کر کے قرآن حکیم کو چھو سکتی ہے؟

جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایسی عورت کہ جو مستحاضہ ہو، یعنی جس عورت کے متعلق شرعی معیار کے تحت ثابت ہوچکا ہو کہ اُسے آنے والا خون استحاضہ ہے، وہ وضو کر کے قرآن حکیم کو چھو سکتی ہے، کیونکہ استحاضہ کے احکامات حیض و نفاس والے نہیں، بلکہ فقہاءِ کرام نے اِسے "حدث اصغر" شمار کیا ہے، یعنی اس سے غسل نہیں، بلکہ وضو فرض ہوتا ہے، گویا جس عورت کو استحاضہ کا خون آئے، اُس کا وضو ٹوٹ جائے گا اور بے وضو شخص کے جو احکام ہوتے ہیں وہی اس کے احکام ہوں گے سوائے اس کے وہ کہ اس کا معذورِ شرعی ہونا ثابت ہو جائے تو اس کے مطابق احکام جاری ہوں گے جو نیچے مذکور ہیں۔

نوٹ: ہر وہ عورت کہ جسے استحاضہ کا خون آئے، وہ "معذورِ شرعی" بھی ہو، یہ ضروری نہیں ہے، بلکہ عذرِ شرعی کا ثبوت اُس وقت ہوگا کہ جب عورت کو استحاضہ کا خون آنے کے سبب اِتنی مہلت بھی نہ ملے کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے اور "فرض نماز کا کامل وقت" اِسی حالت میں گزر جائے، تو ایسی عورت کے حق میں "عذرِ شرعی" ثابت ہو جائے گا، اب وہ عورت ایک وضو سے جتنی نمازیں پڑھنا چاہے، پڑھ سکتی ہے، البتہ جب اُس نماز کا وقت ختم ہوگا، تو اگلے وقت کی نماز کے لیے نیا وضو کرنا ضروری ہوگا۔

مستحاضہ کے احکام کے متعلق ابو عیسیٰ امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (وِصال: 279ھ/892ء) ایک حدیث روایت کرتے ہیں: أنه قال في المستحاضة: تدع الصلاة أيام أقرائها» التي كانت تحيض فيها، ثم تغتسل وتتوضأ عند كل صلاة وتصوم وتصلي۔ ترجمہ: نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مستحاضہ عورت

کے متعلق ارشاد فرمایا: جن ایام میں حیض آتا ہو، اُن دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر نہائے اور ہر نماز کے وقت میں وضو کرے، روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔ (سنن الترمذی، جلد01، صفحہ168، مطبوعہ دار الغرب الاسلامی، بیروت)

استحاضہ کی شرعی حیثیت کے متعلق متن "ذُخرُ المُتَاهِلِین" میں ہے: الاستحاضة فحدث أصغر کالرعاف۔ ترجمہ: استحاضہ حدثِ اصغر ہے، جیسا کہ نکسیر پھوٹنا حدثِ اصغر ہے۔ (مَنْھَلُ الوَارِدِین و ذُخرُ المُتَاھِلِین، صفحہ114، مطبوعۃ اسطنبول)

عذرِ شرعی کے تحقق کا معیار بیان کرتے ہوئے "مَنْهَلُ الوَارِدِین" اور متن "ذُخرُ المُتَاهِلِین" کا مشترکہ کلام یوں ہے: أن الحدث ان (استوعب) ولو حکمًا (وقت صلاۃ) مفروضة (بان لم یوجد فیه زمان خال عنه یسع الوضوء و الصلاۃ یسمی عذرا و صاحبه) یسمی (معذورا و) یسمی أیضًا (صاحب العذر)۔ ترجمہ: اگر حدث ایک فرض نماز کے مکمل وقت کو گھیر لے، خواہ حکمی طور پر، یعنی وہ مریض اِتنی گنجائش بھی نہ پائے کہ جس میں وضو کرکے فرض نماز پڑھ سکے، تو اِس صورتِ حال کو "عذرِ شرعی" اور جس کو یہ صورت لاحق ہو، اُسے معذور یا صاحبِ عذر کہا جاتا ہے۔ (مَنْھَلُ الوَارِدِین و ذُخرُ المُتَاھِلِین، صفحہ115، مطبوعۃ اسطنبول)

علامہ شُرُنبلالی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1069ھ/1658ء) لکھتے ہیں: تتوضأ المستحاضة و من به عذر: کسلس بول و استطلاق بطن لوقت کل فرض و یصلون به ما شاء و من الفرائض و النوافل۔ ترجمہ: مستحاضہ یا جسے عذر لاحق ہو، مثلاً: پیشاب کا بار بار آنا یا پیٹ خراب ہوجانا۔ وہ ہر فرض نماز کے لیے وضو کرے اور اُس وضو سے جو فرائض و نوافل پڑھنا چاہے، پڑھ سکتا ہے۔ (نور الایضاح مع مراقی الفلاح، صفحہ97، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

اس عبارت میں "والنوافل" کے تحت قرآنِ حکیم کو چھونے کے جواز کی تصریح کرتے ہوئے لکھا: والواجبات کالوتر والعید وصلاۃ جنازۃ وطواف ومس مصحف۔ ترجمہ: اُس وضو سے واجبات مثلاً وتر، نمازِ عید کی ادائیگی، نیز نمازِ جنازہ پڑھنے، طوافِ کعبہ کرنے اور قرآنِ حکیم کو چھونے کی بھی اجازت ہے۔ (مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، صفحہ97، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-904

تاریخ اجراء: 11 صفر المظفر 1446ھ/17 اگست 2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net